22305- حرام اور حلال کھیل

سوال

میں نے ایک حدیث پڑھی ہے جس میں کہا گیا ہے :

"جس نے نردشیر کھیلی گویا کہ اس نے خنزیر کے گوشت اور خون میں اپنا ہاتھ رنگا"

اور میں نے یہ بھی پڑھا ہے جس کا معنی یہ ہے :

"مہروں (نرد) کے ساتھ کھیلنا حرام ہے"

اس سلسلہ میں مجھے بہت سے اہم سوالات درپیش ہیں :

کیا ہر قسم کی کھیل چاہے وہ مفید بھی ہو حرام ہیں، خاص کر کچھ اسلامی کھیل ایسے ہیں جو نرد پر اعتماد کرتے ہیں کیا یہ سب حرام ہیں، یا کہ حرمت بعض مخصوص کھیلوں کے ساتھ مقید ہے ؟

برائے مہربانی اس معاملہ کی تفصیل بیان کریں.

پسندیدہ جواب

کھیل دو قسم کے ہیں :

پہلی قسم :

وہ کھیل جو جہاد فی سبیل اللہ میں مدو معاون ہوں، چاہے وہ جہاد ہاتھ (قتال) کے ساتھ ہو یا زبان (علم) کے ساتھ مثلا تیر اکی، تیر اندازی اور نشانہ بازی، اور گھڑ سواری، اور شرعی علمی قدرات اور معارف کو زیادہ کرنے پر مشتمل کھیل، اور جسے شرعی کے ساتھ ملحق کیا جاتا ہے، تو یہ کھیل مستحب ہیں کھلاڑی کو نیت اچھی رکھنے پر اجرو ثواب دیا جاتا ہے؛ کیونکہ اس کی نیت اچھی تھی اور اس سے دین کی نصرت کا ارادہ تھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اے بنو عدنان تم نشانہ بازی اور تیر اندازی کرو، کیونکہ تمہارے والد نشانہ باز اور تیر انداز تھے"

تو تیری اندازی کے معانی پر جو بھی شامل ہوگا اسے اسی پر قیاس کیا جائیگا.

دوسری قسم :

وہ کھیل جو جہاد فی سبیل اللہ میں مدو معاون نہیں، اس کی دو قسمیں ہیں :

اول :

وہ کھیل جس کی ممانعت میں نص وارد ہے، مثلا نردشیر جو کہ سوال میں بھی ذکر کیا گیا ہے، اس سے مسلمان شخص کو اجتناب کرنا ضروری ہے.

دوم :

وہ کھیل جس کے متعلق نص وارد نہیں جس میں کوئی امر یا نہی وارد ہو، اس کی دو قسمیں ہیں :

اول :

وہ کھیل جو حرام پر مشتمل ہیں، مثلا مجسموں یا ذی روح کی تصاویر پر مشتمل کھیل، یا پھر جن میں موسیقی پائی جاتی ہو، یا جو لوگوں کے ہاں معروف ہوں کہ یہ کھیل لڑائی اور جھگڑے کا باعث بنتے ہوں، اور فحش قبیح اعمال اور اقوال کا باعث ہوں، تو یہ کھیل ممنوعہ کھیلوں میں شامل ہوتے ہیں؛ کیونکہ اس میں حرام پایا جاتا ہے، یا پھر یہ حرام کا ذریعہ ہیں، اور جو چیز بھی غالبا حرام کا ذریعہ ہو اسے ترک کرنا لازم ہے.

دوم :

وہ کھیل جو حرام پر مشتمل نہیں، اور نہ ہی غالبا حرام کا باعث بنتے ہیں، اس طرح کے کھیل ہم بہت دیکھتے ہیں مثلا فٹ بال، باسکٹ بال، ٹیبل ٹینس وغیرہ تو یہ کھیل درج ذیل اصول و ضوابط اور قیود کے ساتھ جائز ہیں :

پہلی شرط :

اس میں قمار بازی اور جوا نہ پایا جاتا ہو، جو کھلاڑیوں کے درمیان ہوتی ہے.

دوسری شرط :

وہ واجب اور فرض کردہ اللہ کے ذکر اور نماز میں رکاوٹ نہ ہوں، یا پھر واجب اطاعت مثلا والدین کے ساتھ حسن سلوک میں رکاوٹ نہ ہو.

تیسری شرط :

وہ کھلاڑی کا زیادہ وقت نہ لے، چہ جائیکہ وہ سارا وقت ہی اس میں لگا رہے، یا پھر وہ لوگوں میں اسی کھیل سے معروف ہو، یا اس کا کام اور ملازمت ہی یہ ہو؛ کیونکہ خدشہ ہے کہ اس کھلاڑی پر اللہ تعالی کا درج ذیل فرمان صادق ہو :

.{**وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو لہو ولعب اور کھیل تماشا بنا لیا، اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈال دیا تو آج ہم انہیں بھلا دینگے**}..

اور آخری شرط کی کوئی محدود مقدار نہیں، بلکہ وہ مسلمانوں کے عرف اور عادت پر چھوڑی جائیگی، اس لیے جسے وہ زیادہ سمجھتے ہوں تو یہ ممنوع ہے، اور انسان کے لیے اس کھیل کے وقت کی حد مقرر کرنا ممکن ہے، تو اگر تو نصف یا ایک تہائی یا ایک چھوتھائی ہو تو یہ بہت زیادہ ہے.